قرآن کریم کا تعارف

(اور ہماری ذمہ داری)

ڈاکٹر مفتی محمد نجیب قاسمی سنبھلی
فاضل دار العلوم دیوبند، انڈیا

قرآن کیا ہے؟

قرآن کریم اللہ تعالیٰ کا پاک کلام ہے، جو اللہ تعالیٰ نے قیامت تک آنے والے انس وجن کی رہنمائی کے لیے آخری نبی حضور اکرم ﷺ پر وحی کے ذریعہ نازل فرمایا۔ قرآن کریم اللہ تعالیٰ کی صفت ہے، مخلوق نہیں۔ قرآن کریم لوحِ محفوظ میں ہمیشہ سے ہے۔ اللہ تعالیٰ کے جو فیصلے ملأ اعلیٰ یعنی آسمانوں کے اوپر تحریر ہیں، وہ کسی بھی تبدیلی سے محفوظ ہونے کے ساتھ شیاطین کے شر سے بھی محفوظ ہیں، اس لیے اس کو لوحِ محفوظ کہا جاتا ہے۔ اس کی شکل وصورت وحجم کیا ہے؟ ہم نہیں جانتے، مگر قرآن وحدیث کی روشنی میں ہم اس پر ایمان لائے ہیں۔

قرآن ''قَرَأَ'' کا مصدر ہے جس کے معنی ہیں: پڑھی جانے والی کتاب۔ واقعی دنیا میں سب سے زیادہ پڑھی جانے والی کتاب قرآن کریم ہے، جس کی بغیر سمجھے بھی لاکھوں لوگ ہر وقت تلاوت کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے متعدد جگہوں پر اپنے پاک کلام کے لیے قرآن کا لفظ استعمال کیا ہے: ''إِنَّهٗ لَقُرْاٰنٌ كَرِيْمٌ'' (الواقعہ:۷۷)۔ اسی طرح فرمایا: ''بَلْ هُوَ قُرْاٰنٌ مَّجِيْدٌ'' (البروج:۲۱)

قرآن کریم عربی زبان میں نازل کیا گیا ہے، جیسا کہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے: ''ہم نے اس کو ایسا قرآن بناکر اُتارا ہے جو عربی زبان میں ہے، تاکہ تم سمجھ سکو۔'' (یوسف:۲) اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم کو قیامت تک آنے والے انسانوں کی ہدایت کے لیے نازل فرمایا ہے، مگر اللہ تعالیٰ سے ڈرنے والے ہی اس کتاب سے فائدہ اُٹھاتے ہیں، جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد سورۃ البقرۃ آیت:۲ اور سورۂ آل عمران آیت:۱۳۸ میں موجود ہے۔

فر ں کے ساتھ قیامت کے دن ہوگا۔‘‘(بخاری) حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ’’قیامت کے دن صاحبِ قرآن سے کہا جائے گا کہ قرآن پڑھتا جا اور جنت کے درجوں پر چڑھتا جا اور کر پڑھ، جیسا کہ تو دنیا میں کر پڑھا کرتا تھا، پس تیرا مرتبہ وہی ہے جہاں آخری آیت پر پہنچے۔‘‘(مسلم) رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ’’جو شخص قرآن پڑھے اور اس پر عمل کرے اس کے والدین کو قیامت کے دن ایک تاج پہنایا جائے گا، جس کی روشنی سورج کی روشنی سے بھی زیادہ ہوگی۔ اگر وہ آفتاب تمہارے گھروں میں ہو تو کیا گمان ہے تمہارا اُس شخص کے بارے میں جو خود اس پر عمل پیرا ہو؟!۔‘‘(ابوداود)

فہمِ قرآن

اللہ تعالیٰ نے ہمیں قرآن کریم میں تدبر وتفکُّر کرنے کا حکم دیا ہے، مگر یہ تدبُّر وتفکُّر مفسرِ اول حضور اکرم ﷺ کے اقوال وافعال کی روشنی میں ہی ہونا چاہیے، کیونکہ اللہ تعالیٰ ہی نے ارشاد فرمایا ہے: ’’یہ کتاب ہم نے آپ کی طرف اُتاری ہے، تاکہ لوگوں کی جانب جو حکم نازل فرمایا گیا ہے، آپ اسے کھول کھول کر بیان کردیں، شاید کہ وہ غور وفکر کریں۔‘‘(ا :۴۴) ’’یہ کتاب ہم نے آپ پر اس لیے اُتاری ہے، تاکہ آپ ان کے لیے ہر اس چیز کو واضح کردیں جس میں وہ اختلاف کررہے ہیں۔‘‘(ا : ۶۴) اللہ تعالیٰ نے ان دونوں آیات میں واضح طور پر بیان فرمادیا کہ قرآن کریم کے مفسرِ اول حضور اکرم ﷺ ہیں اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے نبی اکرم ﷺ پر یہ ذمہ داری عائد کی گئی کہ آپ ﷺ اُمتِ کے سامنے قرآن کریم کے احکام ومسائل کھول کھول کر بیان کریں۔ اور ہمارا یہ ایمان ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے اپنے اقوال وافعال کے ذریعہ قرآن کریم کے احکام ومسائل بیان کرنے کی ذمہ داری وخوبی انجام دی۔ صحابہ کرامؓ، تابعینؒ اور تبع تابعینؒ کے ذریعہ حضور اکرم ﷺ کے اقوال وافعال یعنی حدیثِ نبوی کے ذخیرہ سے قرآن کریم کی پہلی اہم اور بنیادی انتہائی قابلِ اعتماد ذرائع سے اُمتِ کو پہنچی ہے، لہٰذا قرآن فہمی حدیث کے بغیر ممکن ہی نہیں ہے۔

مضامینِ قرآن

علماء کرام نے قرآن کریم کے مضامین کی مختلف 9 ذکر فرمائی ہیں، تفصیلات سے قطع نظر ان مضامین کی بنیادی اس طرح ہے:

ا:-عقائد ۲:-احکام ۳:- ۔

قرآن کریم میں عمومی طور پر صرف اُصول ذکر کیے گئے ہیں، لہٰذا عقائد واحکام کی تفصیل احادیثِ نبویہ میں ہی ہے، یعنی قرآن کریم کے مضامین کو ہم احادیثِ نبویہ کے بغیر نہیں سمجھ سکتے ہیں۔

قرآن اور ہماری ذمہ داری

یہ کتابِ مقدس حضور پاک ﷺ کے زمانہ سے لے کر رہتی دنیا تک مشعلِ راہ بنی رہے گی، کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اس کتاب کو اتنا جامع اور مانع بنایا ہے کہ ایمانیات، عبادات، معاملات، سماجیات، معاشیات و اقتصادیات کے اصول قرآن کریم میں مذکور ہیں۔ ہاں! ان کی تفصیلات احادیثِ نبویہ میں موجود ہیں۔ مگر بڑے افسوس کی بات ہے کہ ہمارا تعلق اس کتاب سے روز بروز منقطع ہوتا جارہا ہے۔ یہ کتاب ہماری مسجدوں اور گھروں میں جز دانوں میں قید ہوکر رہ گئی ہے، نہ تلاوت ہے نہ تدبر ہے اور نہ ہی اس کے احکام پر عمل، آج کا مسلمان دنیا کی دوڑ میں اس طرح گم ہوگیا ہے کہ قرآن کریم کے احکام ومسائل کو سمجھنا تو درکنار اس کی تلاوت کے لیے بھی وقت نہیں ہے۔ علامہ اقبالؒ نے اپنے دور کے مسلمانوں کے حال پر روناروتے ہوئے اسلاف سے اس وقت کے مسلمان کا مقارنہ ان الفاظ میں کیا تھا:

وہ زمانہ میں معزز تھے مسلماں ہوکر
اور ہم خوار ہوئے تارکِ قرآں ہوکر

آج ہم اپنے بچوں کی دنیاوی تعلیم کے بارے میں سوچتے ہیں، انہیں عصری علوم کی تعلیم دینے پر اپنی تمام محنت وتوجہ صرف کرتے ہیں اور ہماری نظر صرف اور صرف اس عارضی دنیا اور اس کے آرام وآسائش پر ہوتی ہے اور اُس ابدی ولافانی دنیا کے لیے کوئی خاص جدوجہد نہیں کرتے، الا ماشاء اللہ۔ لہٰذا ہمیں چاہیے کہ ہم اپنا اور اپنے بچوں کا تعلق وشغف قرآن وحدیث سے جوڑیں، اس کی تلاوت کا اہتمام کریں، علماء کی سرپرستی میں قرآن وحدیث کے احکام سمجھ کر ان پر عمل کریں اور اس بات کی کوشش وفکر کریں کہ ہمارے ساتھ، ہمارے بچے، گھر والے، پڑوسی، دوست واحباب ومتعلقین بھی حضور اکرم ﷺ کے لائے ہوئے طریقہ پر زندگی گزارنے والے بن جائیں۔ آج عصری تعلیم کو اس قدر فوقیت واہمیت دی جارہی ہے کہ لڑکوں اور لڑکیوں کو قرآن کریم ناظرہ کی بھی تعلیم نہیں دی جارہی ہے، کیونکہ ان کو اسکول جانا ہے، ہوم ورک کرنا ہے، پروجیکٹ تیار کرنا ہے، امتحانات کی تیاری کرنی ہے، وغیرہ وغیرہ، یعنی دنیاوی زندگی کی تعلیم کے لیے ہر طرح کی جان ومال اور وقت کی قربانی دینا آسان ہے، لیکن اللہ تعالیٰ کے کلام کو سیکھنے میں ہمیں دشواری محسوس ہوتی ہے۔ غور فرمائیں کہ قرآن کریم اللہ تعالیٰ کا کلام ہے جو اس نے ہماری رہنمائی کے لیے نازل فرمایا ہے اور اس کے پڑھنے پر اللہ تعالیٰ نے بڑا اَجر رکھا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو ہدایت عطا فرمائے اور قرآن کریم کو سمجھ کر پڑھنے والا اور قرآن وحدیث کے احکام پر عمل کرنے والا بنائے، آمین۔